بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر — روشن دین تنویر

یوم چہارشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۱۴۶	۵ وفا ۱۳۴۶ھش ۲۶ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ ۵ جولائی ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبارِ احمدیہ

— • ربوہ ۴ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

— • اللہ تعالیٰ کے فضل سے ماہ جون ۱۹۶۷ء میں دو مزید مخلصین نے اپنے تحریک جدید کے وعدوں کو ایک ہزار روپیہ تک بڑھا کر معاونین خاص میں شمولیت کا شرف پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ بغرض دعا ان کے اسماء ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) مکرم چوہدری محمد خان صاحب نسیم فلور ملز نبی سر روڈ (سابق سندھ)

(۲) مکرم میاں محمد شریف صاحب بیت الشمس گوجرانوالہ

(وکیل المال اول تحریک جدید)

— • ربوہ ۴ جولائی۔ کل شام یہاں تیز ہوا اور جھکڑ چلتے رہے جس کے بعد مطلع ابر آلود ہو گیا۔ رات کو وقفہ وقفہ سے معمولی چھینٹا بھی پڑا۔ آج صبح بھی ہلکی بارش ہوئی۔ مطلع تا حال ابر آلود ہے۔ مسلسل کئی روز کی شدید گرمی کے بعد موسم فی الحال خوشگوار ہو گیا ہے۔

— • سیدنا حضرت المصلح الموعود ؓ کا ارشاد ہے

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا بارہواں سالانہ اجتماع

۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا

مجالس انصار اللہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے امسال انصار اللہ کے بارھویں مرکزی سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۲۷-۲۸-۲۹ اکتوبر ۱۹۶۷ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخیں منظور فرمائی ہیں۔ انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ خوفِ الٰہی دل میں پیدا ہو

بغیر اس کے انسان گناہوں سے بچ نہیں سکتا اور خوف بغیر معرفت کے پیدا نہیں ہو سکتا

"گناہوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ خوفِ الٰہی دل میں پیدا ہو۔ بغیر اس کے انسان گناہوں سے بچ نہیں سکتا اور خوف بغیر معرفت کے پیدا نہیں ہو سکتا۔ جب کسی کے سر پر ننگی تلوار لٹک رہی ہو اور اس کو یقین ہو کہ اگر فلاں کام میں کروں گا تو یہ تلوار میرے سر پر گرے گی۔ پھر وہ کس طرح وہ کام کر سکتا ہے؟ اس کو یقین ہے کہ وہ تلوار اس کو دکھ دے گی۔ اس قسم کا یقین اگر خدا تعالیٰ پر ہو اور اس کی عظمت اور اس کا جلال اس کے دل میں گھر کر جائے تو کسی طرح ممکن نہیں کہ وہ بدی کا ارتکاب کرے۔ خدا تعالیٰ کی یہ سنّت نہیں کہ وہ انسان کی طرح کسی کو اپنا چہرہ دکھلائے بلکہ وہ زبردست نشانات کے ساتھ اپنی ہستی کا ثبوت دیتا ہے۔ جب ۴ اپریل کا زلزلہ آیا تو ہمارے عزیز محمد اسمٰعیل میڈیکل کالج میں پڑھتے تھے وہ ذکر کرتے ہیں کہ ان کے کالج میں ایک لڑکا دہریہ تھا۔ جب زلزلہ آیا تو وہ بھی رام رام پکارنے لگا۔ لیکن جب زلزلہ گزر گیا اور ہوش ٹھکانے لگے تو پھر کہنے لگا کہ مجھ سے غلطی ہوئی ہے کہ میں نے رام رام کہا۔

خدا تعالیٰ کے اقتداری نشانات اس کی ہستی کا ثبوت دے دیتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہم کو خبر دی ہے کہ ایک سخت زلزلہ آنے والا ہے وہ دن دنیا کے واسطے ایک غیر معمولی دن ہوگا۔ جس سے لوگ جان لیں گے کہ خدا تعالیٰ موجود ہے۔ لوگ شیطانی خیالات میں ایسے پڑے ہوئے ہیں کہ ایک قدم پیچھے نہیں ہٹنا چاہتے۔ مگر خدا تعالیٰ جب چاہتا ہے تو وہ ایسی ہیبت ڈال دیتا ہے کہ لوگ تمام بدیوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جب تک خدا کسی کو نہ کھینچے وہ کس طرح کھینچا جا سکتا ہے۔ ہمارا بھروسہ تو صرف خدا تعالیٰ پر ہے۔ وہ قوم جو ہم کو کافر کہتی ہے اس سے ہم امید ہی کیا کر سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہی سچا بادشاہ اور سچا حکمران ہے۔ جب تک کہ آسمان پر کچھ نہیں ہوتا زمین پر کچھ نہیں ہو سکتا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نہم ص ۵۲/۵۳)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ رجولائی ۱۹۶۷ء

ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترکِ رسوم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ خطبہ جمعہ میں نہایت عزم کے جذبہ کے ساتھ رسومات کے خلاف جہاد کا اعلان فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"میں ہر احمدی کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اور جماعت احمدیہ میں اس پاکیزگی کو قائم کرنے کے لئے جس پاکیزگی کے قیام کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ ہر بدعت اور بد رسم کے خلاف جہاد کا اعلان کر دیا ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ سب میرے ساتھ اس جہاد میں شریک ہوں گے اور اپنے گھروں کو پاک کرنے کے لئے شیطانی وسوسوں کی سب راہوں کو اپنے گھروں پر بند کر دیں گے۔ دعاؤں کے ذریعہ اور کوشش کے ذریعہ اور جدوجہد کے ذریعہ اور حقیقتاً جو جہاد کے معنی ہیں اس جہاد کے ذریعہ اور صرف اس غرض سے کہ خدا تعالیٰ کی توحید دنیا میں قائم ہو، ہمارے گھروں میں قائم ہو، ہمارے دلوں میں قائم ہو، ہماری عورتوں اور بچوں کے دلوں میں قائم ہو اور اس غرض سے کہ شیطان کے لئے ہمارے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کر دیئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی ہر قسم کی نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔" (الفضل ۲ رجولائی ۱۹۶۷ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ سے یہ امر بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جماعت کی تربیت کے لئے گزشتہ خطبات میں جو کہ بیت اللہ کی تعمیر کے مقاصد سے تعلق رکھتے ہیں جس تربیتی سکیم کا ذکر فرمایا ہے۔ اس سکیم کا گویا ایک مجمل سا خاکہ بیان کرتے ہوئے رسومات کے خلاف جہاد کو اوّلیت کا درجہ دیا ہے، اور آپ نے یہ اعلان فرماتے وقت خواتین کو خاص طور پر خطاب کیا ہے۔ کیونکہ جیسا کہ آپ نے واضح فرمایا ہے خواتین ہی دراصل رسومات سے چمٹی ہوئی ہوتی ہیں۔ اور سچ یہ ہے کہ مردوں کو رسومات کا پابند بنانا خواتین ہی کا کام ہوتا ہے۔

اسی طرح سیدنا حضرت امیر المومنین نے رسومات کی جڑ کاٹنے کے لئے اور ان کے خلاف جہاد کے لئے سب سے پہلے خواتین ہی کو خطاب کرنا مناسب سمجھا ہے تاکہ اس شجر خبیثہ کی جڑ ہی پر کلہاڑا رکھنے سے ہی اس کے خطرناک وجود کا خاتمہ کیا جائے۔

حقیقت یہ ہے کہ بد رسومات ہی دین حق کی سب سے بڑی دشمن ہوتی ہیں۔ جب کوئی بندۂ حق حق کا پیغام لے کر اٹھتا ہے۔ تو اس کی مخالفت کے لئے وہی لوگ سب سے پہلے کھڑے ہوتے ہیں۔ جو قوم کے رسومات، دلدادہ جات اور آبائی دستورات کے محافظ ہوتے ہیں۔ نسلاً بعد نسلٍ عوام ان رسومات کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں۔ کچھ تو طبعی لذت اندوزی کی وجہ سے اور زیادہ تر نمائش اور اس سے بھی زیادہ لوگوں کے طعنوں اور بڑوں کی ناراضگی جیسے جذبات ہیں۔ جن کے ریلے کا مقابلہ کرنا بڑے ہی جان جوکھوں کا کام ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ دین حق کا داعی سب سے پہلے رسومات ہی کے مقابلہ کے لئے جہاد کا اعلان کرتا ہے۔

بت پرستی رسومات کی نہایت قوی اور ظاہرہ صورت ہے۔ بتوں پر چڑھاوے چڑھانا ان کے نام پر نذر و نیاز دینا صدیوں سے عوام کی گھٹی میں پڑے ہوتے ہیں۔ چونکہ ان کے ساتھ پروہتوں کے مفادات وابستہ ہوتے ہیں۔ اس لئے پروہت نت نئے معاملے ایسے نکالتے رہتے ہیں۔ جن کی وجہ سے پوجا پاٹ کرنے والے زیادہ سے زیادہ مال بتوں پر نچھاور کریں۔ پروہتوں نے ایسے دلائل کے جال پھیلائے ہوتے ہیں کہ بیچارے ان جالوں سے مشکل ہی سے نکل سکتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جب کوئی بندۂ حق دین حق کا اعلان کرتا ہے تو سب سے پہلا جواب اس کو یہی ملتا ہے کہ وہ نئے دین کے لئے اپنے قدیم آبائی دین کو کس طرح چھوڑ دیں۔ رسومات اور رواجات میں اتنی زبردست طاقت ہوتی ہے کہ لوگ بڑی دلیری کے دین کی خاطر ان کو چھوڑ دیتے ہیں۔ کبھی کبھی وہ بھی غلطی کر جاتے ہیں۔ اور رسم کو ہی دین سمجھنے لگتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوْٓءِ

یہ سب کرشمہ نفس امارہ کا ہوتا ہے۔ انسان سہل انگار ہوتا ہے اور بہت جلد برائی کے سامنے ہتھیار ڈال دیتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی بارہا نفس کی اس خاصیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور بتایا ہے کہ نیچے گرنا آسان ہوتا ہے۔ مگر اوپر چڑھنا محنت کا طالب ہوتا ہے۔

الغرض آبائی اور قدیم رسومات ایک دوزخ کا گڑھا ہے۔ جس کو مصنوعی گل و گلزار سے دلکش بنایا جاتا ہے۔ اور جس میں نفسانی لذت عوام کی پسند بڑوں کی خوشنودی سب مل کر ایک ایسی موہنی اور دلکش صورت اختیار کر لیتے ہیں کہ مقابلہ مشکل ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۝ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ (التین ۵تا۷)

ترجمہ۔ (یہ ساری شہادتیں ثابت کرتی ہیں کہ) یقیناً ہم نے انسان کو موزوں سے موزوں حالت میں پیدا کیا ہے۔ پھر ہم نے اس کو ادنیٰ درجوں سے (بھی) بدتر درجہ کی طرف لوٹا دیا۔ باستثناء ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور جنہوں نے مناسب حال عمل کئے سو ان کے لئے ایک نہ ختم ہونے والا نیک بدلہ ہوگا۔

یہ جو کہا جاتا ہے کہ سب سے بڑا جہاد اپنے نفس کے مقابل جہاد کرنا ہے۔ اس کے یہی معنی ہیں کہ انسان سہل انگاری اور ان تمام رسمی اور رواجی برائیوں سے دامن بچا کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں گامزن ہو جائے۔ الحاصل اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کے رسول کی پیروی کرنا اور اعمال صالحہ بجا لانا یہی معنے رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو راستہ ہمارے سامنے رکھا ہے اس پر چلیں اور اس کے سوا جو کچھ بھی ہو اس کو فی الجملہ ترک کر دیں۔ غالب نے کیا خوب کہا ہے ؎

ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترکِ رسوم
ملتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہو گئیں

افسوس سے دیکھا جاتا ہے کہ آج مسلمان بھی رسومات کے اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ میں پڑے ہوئے ہیں۔ بقول کسی صاحب ایک رسمی بت پرستی تو شاید ان میں نہیں آئی۔ لیکن رسم و رواج کی پوجا پاٹ بے پناہ طور پر ان میں گھس آئی ہوئی ہے۔ قبور کے متعلق صرف اتنا حکم ہے کہ ان سے عبرت حاصل کرو۔ اور اہل قبور کے لئے دعا مانگو۔ مگر مسلمانوں کے سوادِ اعظم نے کئی کئی طریقوں سے قبر پرستی اختیار کر رکھی ہے۔ صلحاء اور اصفیاء کی قبور کو بت کدے بنا دیا گیا ہے۔ نہ صرف ان پر چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں۔ بلکہ بڑے اہتمام سے عرس منائے جاتے ہیں۔ میلے لگتے ہیں تو الیاں گائی جاتی ہیں۔ اور خدا جانے کیا کیا نہیں ہوتا۔

الغرض رسومات کے خلاف جہاد کا میدان نہایت وسیع ہے جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ دراصل رسومات دین الٰہی کی ضد ہیں اور ان کے خلاف جہاد کرنا بہت بڑا جہاد ہے۔ تاہم اس جہاد کا آغاز ہمارے گھروں سے ہی ہوتا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس پڑھ کر بعض گندی رسومات کی طرف جو ہمارے گھروں میں بھی راہ پا گئی ہیں توجہ دلائی ہے۔ لیکن یہ مشتے نمونہ از خروارے کی حیثیت رکھتا ہے۔ بات بات میں رسم و رواج گھسے ہوئے ہیں۔ یہ شیطانی لشکر ہے۔ جس کا مقابلہ ہمیں کرنا ہے۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

بانی آریہ سماج پنڈت دیانند صاحب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی

مؤرخہ ۲۱ اپریل ۶۷ء کو مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیرِ صدارت علمی تقاریر کا جو اجلاس منعقد ہوا تھا اس میں محترم مولانا غلام احمد صاحب فاضل بدوملہوی نے مندرجہ بالا موضوع پر ایک مقالہ پڑھا تھا اس مقالہ کا ایک حصہ افادۂ احباب کے لئے درجِ ذیل کیا جاتا ہے :-

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بانی آریہ سماج پنڈت دیانند صاحب کے بارے میں بایں الفاظ پیشگوئی تحریر فرمائی تھی :-

"اِس ملک پنجاب میں جب دیانند بانی مبانی آریہ مذہب نے اپنے خیالات پھیلائے اور سِفلہ طبع ہندوؤں کو ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تحقیر اور ایسے ہی دوسرے انبیاءؑ کی توہین پر چالاک کر دیا اور خود بھی قلم پکڑتے ہی اپنی شیطانی کتابوں میں جابجا خدا کے تمام پاک اور برگزیدہ نبیوں کی تحقیر اور توہین شروع کی اور خاص اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں بہت کچھ جھوٹ کی نجاست کو استعمال کیا اور بزرگ پیغمبروں کو گندی گالیاں دیں تب مجھے اُس کی نسبت الہام ہوا کہ خدا تعالے ایسے موذی کو جلد تر دنیا سے اٹھا لے گا اور یہ بھی الہام ہوا "سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَ یُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ" یعنی آریہ مذہب کا انجام یہ ہوگا کہ خدا اُن کو شکست دے گا اور آخر وہ آریہ مذہب سے بھاگیں گے۔ پیٹھ پھیریں گے اور کالعدم ہو جائیں گے۔ یہ الہام مدّتِ دراز کا ہے جس پر قریباً تیس برس کا زمانہ گزرا ہے جس سے اِس جگہ کے ایک آریہ یعنی لالہ شرمپت کو اطلاع دی گئی تھی اور اس کو کھلے طور پر کہا گیا تھا کہ اُن کا بدزبان پنڈت دیانند اب جلد تر فوت ہو جاوے گا۔ چنانچہ ابھی ایک سال نہیں گزرا تھا کہ خدا تعالے نے اُس پنڈت بدزبان سے اپنے دین کو نجات دی اور وہ اجمیر میں مر گیا۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۷)

(ب) براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۳۵ پر حضور فرماتے ہیں :-

"سو دیکھو اے بھائیو! اے عزیزو! اے فلاسفرو! اے پنڈتو! اے پادریو! اے آریو! اے نیچریو! اے براہم دھرم والو! کہ میں اِس وقت صاف صاف اور علانیہ کہہ رہا ہوں کہ اگر کسی کو شک ہو اور خاصہ مذکورۂ بالا کے ماننے میں کچھ تأمّل ہو تو وہ بلا توقّف اِس عاجز کی طرف صبوری اور صدق دلی سے کچھ عرصہ تک صحبت میں رہ کر بیاناتِ مذکورہ بالا کی حقیقت کو بچشم خود دیکھ لے۔ ایسا نہ ہو کہ اس ناچیز کے گزرنے کے بعد کوئی نامنصف کہے کہ کب مجھ کو کھول کر کہا گیا کہ تا میں ایسی جستجو میں پڑتا۔ کب کسی نے اپنی ذمہ داری سے دعوے کیا تا میں ایسے دعوے کا ثبوت اُس سے مانگتا۔ سو اے بھائیو! اے حق کے طالبو!! اِدھر دیکھو کہ یہ عاجز کھول کر کہتا ہے اور اپنے خدا پر توکل کر کے جیسے انوار دن رات دیکھ رہا ہے اِس بات کا ذمّہ دار بنتا ہے کہ اگر تم دلی صدق اور صفائی سے حق کے جویاں اور خواہاں ہو کر صبر اور اِرادت سے کچھ مدّت تک اِس احقر کی صحبت میں زندگی بسر کرو گے تو یہ بات تم پر بدیہی طور پر کھل جائے گی کہ فی الحقیقت وہ خواصِ روحانی جن کا اِس جگہ ذکر کیا گیا ہے سورہ فاتحہ اور قرآن شریف میں پائے جاتے ہیں۔ سو کیا مبارک وہ شخص ہے کہ جو اپنے دل کو تعصّب اور عناد سے خالی کر کے اور اسلام کے قبول کرنے پر مستعد ہو کر اس مطلب کے حصول کے لئے بصدق و ارادت توجہ کرے اور کیا بدقسمت آدمی وہ ہے کہ اِس قدر واشگاف باتیں سُن کر پھر بھی نظر اُٹھا کر نہ دیکھے اور دیدہ دانستہ خدا تعالیٰ کی لعنت اور غضب کا مورد بن جاوے۔ مرگ نہایت نزدیک ہے اور بازی اجل سر پر ہے۔ اگر جلد تر خدا سے ڈر کر اِس عاجز کی باتوں کی طرف نظر نہیں کرو گے اور اپنی تسلّی اور تشفّی حاصل کرنے کے لئے صدق اور ارادت سے قدم نہیں اٹھاؤ گے تو مَیں ڈرتا ہوں کہ آپ لوگوں کا ایسا ہی انجام نہ ہو جیسا پنڈت دیانند آریوں کے سرگروہ کا انجام ہوا۔ کیونکہ اِس احقر نے اُن کو اُن کی وفات سے ایک مدت پہلے راہِ راست کی طرف دعوت کی اور آخرت کی رُسوائی یاد دلائی اور اُن کے مذہب اور اعتقاد کا سراسر باطل ہونا براہینِ قطعیہ سے اُن پر ظاہر کیا اور نہایت عمدہ اور کامل دلائل سے بادب تمام اُن پر ثابت کر دیا کہ دہریوں کے بعد تمام دنیا میں آریوں سے بدتر اور کوئی مذہب نہیں کیونکہ یہ لوگ خدائے تعالےٰ کی سخت درجہ پر تحقیر کرتے ہیں کہ اس کو خالق اور رَبُّ الْعٰلَمِیْن نہیں سمجھتے اور تمام عالم کو یہاں تک کہ دنیا کے ذرّہ ذرّہ کو اُس کا شریک ٹھہراتے ہیں۔"

(ج) پھر فرماتے ہیں اِسی ضمن میں :-

"مگر افسوس کہ پنڈت صاحب نے اِس نہایت ذلیل اعتقاد سے دست کشی اختیار نہ کی اور اپنے تمام بزرگوں اور اوتاروں وغیرہ کی اِہانت اور ذلت جائز رکھی مگر اس ناپاک اعتقاد کو نہ چھوڑا۔ اور مرتے دم تک یہی اُن کا ظن رہا کہ گو کیسا ہی اوتار ہو رام چندر ہو یا کرشن ہو یا خود وہی ہو جس پر وید اُترا ہے پرمیشور کو ہرگز منظور ہی نہیں کہ اُس پر دائمی فضل کرے بلکہ وہ اوتار بنا کر پھر بھی انہیں کو کیڑے مکوڑے ہی بناتا رہے گا۔ وہ کچھ ایسا سخت دل ہے کہ عشق اور محبت کا اس کو ذرا پاس نہیں۔ اور ایسا ضعیف ہے کہ اس میں خود بخود بنانے کی ذرا طاقت نہیں۔ یہ پنڈت صاحب کا خوش عقیدہ تھا جس کو پُرزور دلائل سے ردّ کر کے پنڈت صاحب پر یہ ثابت کیا گیا تھا کہ خدائے تعالیٰ ہرگز ادھورا اور ناقص نہیں بلکہ مبداءِ ہے تمام فیضوں کا اور جامع ہے تمام خوبیوں کا اور مستجمع ہے جمیع صفاتِ کاملہ کا اور وحدہٗ لاشریک ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور معبودیت میں۔ اور پھر اِس کے بعد دو دفعہ بذریعہ خط رجسٹری شدہ حقیقتِ دینِ اسلام سے بدلائلِ واضحہ اُن کو متنبہ کیا گیا اور دوسرے خط میں یہ بھی لکھا گیا کہ اسلام وہ دین ہے جو اپنی حقّیت پر دوہرا ثبوت ہر وقت موجود رکھتا ہے۔ ایک معقولی دلائل جن سے اصولِ حقّہ اسلام کی دیوار روئیں کی طرح مضبوط اور مستحکم ثابت ہوتی ہیں۔ دوسری آسمانی آیات و ربانی تائیدات اور غیبی مکاشفات اور رحمانی الہامات و مخاطبات و دیگر خوارقِ عادت جو اسلام کے کامل متبعین سے ظہور میں آتے ہیں جن سے حقیقی نجات اِسی جہان میں سچے ایمان دار کو ملتی ہے۔ یہ دونوں قسم کے ثبوت اسلام کے غیر میں ہرگز نہیں پائے جاتے اور نہ اُن کو طاقت ہے کہ اس کے مقابلہ پر کچھ دم مار سکیں۔ لیکن اسلام میں وجود اس کا متحقق ہے۔ سو اگر ان دونوں قسم کے ثبوت میں سے کسی قسم کے ثبوت میں شک ہو تو اِسی جگہ قادیان میں آ کر اپنی تسلّی کر لینی چاہیئے اور یہ بھی پنڈت صاحب کو لکھا گیا کہ معمولی خرچ آپ کی آمد و رفت کا اور نیز واجبی خرچ خوراک ہمارے ذمہ رہے گا اور وہ خط اُن کے بعض آریوں کو بھی دکھایا گیا۔ اور دونوں رجسٹریوں کی اُن کی دستخطی رسید بھی آ گئی۔ پھر انہوں نے حبِّ دُنیا اور

ناموسِ دنیوی کے باعث سے اس طرف ذرا بھی توجہ نہ کی یہاں تک کہ جس دنیا سے انہوں نے پیار کیا اور ربط بڑھایا تھا آخر بصد حسرت اُس کو چھوڑ کر اور تمام درہم و دینار سے بمجبوری جُدا ہو کر اِس دار الفناء سے کوچ کر گئے اور بہت سی غفلت اور ظلمت اور ضلالت اور کفر کے پہاڑ اپنے سر پر لے گئے۔ اور اُن کے سفرِ آخرت کی خبر بھی کہ جو اُن کو تیس اکتوبر ۱۸۸۳ء میں پیش آیا تخمیناً تین ماہ پہلے خداوند کریم نے اِس عاجز کو دے دی تھی۔ چنانچہ یہ خبر بعض آریہ کو بتلائی بھی گئی تھی۔ خیر یہ سفر تو ہر ایک کو درپیش ہی ہے اور کوئی آگے اور کوئی پیچھے اِس مسافر خانہ کو چھوڑنے والا ہے۔ مگر یہ افسوس ایک بڑا افسوس ہے کہ پنڈت صاحب کو خدا نے ایسا موقع ہدایت پانے کا دیا کہ اِس عاجز کو اُن کے زمانہ میں پیدا کیا مگر وہ باوصف ہر طور کے اعلام کے ہدایت پانے سے بے نصیب گئے۔ روشنی کی طرف اُن کو بلایا گیا مگر انہوں نے کم بخت دنیا کی محبت سے اس روشنی کو قبول نہ کیا اور سر سے پاؤں تک تاریکی میں پھنسے رہے۔ ایک بندۂ خدا نے بارہا اُن کو اُن کی بھلائی کے لئے اپنی طرف بلایا مگر انہوں نے اِس طرف قدم بھی نہ اٹھایا اور یونہی عمر کو بیجا تعصبوں اور نخوتوں میں ضائع کر کے حُباب کی طرح ناپدید ہو گئے۔ حالانکہ اِس عاجز کے دس ہزار روپیہ کے اشتہار کا اوّل نشانہ وہی تھے۔ اور اسی وجہ سے ایک مرتبہ رسالہ "برادرِ ہند" میں بھی ان کے لئے اعلان چھپوایا گیا تھا مگر ان کی طرف سے کبھی صدا نہ اٹھی یہاں تک کہ خاک میں یا راکھ میں جا بسے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۳۵)

احبابِ کرام! دنیا میں ضرب المثل ہے کہ

وَالْفَضْلُ مَاشَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَآءُ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بدترین دشمن مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی اِس پیشگوئی کے وقوع پذیر ہونے کی شہادت دی اور لکھا:-

(۱) "پہلے خاص طور پر دیانند سرستی وغیرہ کی موت سے بعض لوگوں کو خبر دے چکے تھے جن کا ذکر وہ کتاب براہین احمدیہ میں کر چکے ہیں۔" (رسالہ "اشاعۃ السنّۃ" ۱۸۸۴ء صفحہ ۱۷۹)

(۲) "ہماری رائے میں یہ کتاب (یعنی براہین احمدیہ مصنّفہ حضرت مرزا صاحبؑ) اِس زمانہ میں موجودہ حالات کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک اسلام میں شائع نہیں ہوئی اور آئندہ کی خبر نہیں۔ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۝ اور اس کا مؤلف بھی اسلام کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر پہلے مسلمانوں میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔ ہمارے اِن الفاظ کو کوئی ایشیائی مبالغہ سمجھے تو ہم کو کم از کم ایک ایسی کتاب بتا دے جس میں جملہ فرقہ ہائے مخالفینِ اسلام خصوصاً فرقہ آریہ و برہمو سماج سے اِس زور شور سے مقابلہ پایا جاتا ہو اور دو چار ایسے اشخاص انصارِ اسلام کی نشاندہی کرے جنہوں نے اسلام کی نصرتِ مالی و جانی۔ قلمی و لسانی کے علاوہ حالی نصرت کا بھی بیڑا اٹھا لیا ہو اور مخالفینِ اسلام و منکرینِ الہام کے مقابلہ میں مردانہ تحدّی کے ساتھ یہ دعویٰ کیا ہو کہ جس کو وجودِ الہام میں شک ہو وہ ہمارے پاس آکر اِس کا تجربہ و مشاہدہ کر لے اور اس تجربہ و مشاہدہ کا اقوامِ غیر کو مزا بھی چکھا دیا ہو۔۔۔۔۔۔"

(اشاعۃ السنّۃ جلد ۶ ۱۸۸۴ء وجلد ۷ نمبر ۱۱)

ولادت:- میرے بڑے بھائی خواجہ خلیل احمد بٹ صاحب ساکن گوجرہ کو اللہ تعالیٰ نے دس لڑکیوں کے بعد فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود خواجہ سیٹھ محمد الدین صاحب کا پوتا اور خواجہ علم الدین صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ احمدیہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی بخشے نیز اسے والدین کیلئے قرۃ العین اور خادمِ دین بنائے آمین

(مبارکہ امۃ القدوس بٹ۔ کوٹلی آزاد کشمیر)

السّلام اَے رحمۃٌ للعالمین

السّلام اَے تاجدارِ مرسلیں — السّلام اے رہبرِ دُنیا و دیں
السّلام اے نورِ وحدت کے امیں — السّلام اے رشکِ صد ماہِ مبیں

السّلام اے رونقِ گلزارِ دیں
السّلام اے رحمۃٌ للعالمیں

اے رسولِ پاکؐ اے فخر الانام — اے شہِ کونین اے ماہِ تمام
آج کے دن آپؐ کے لاکھوں غلام — حاضرِ دربار ہیں بہر سلام

السّلام اے چشمۂ ماءِ معیں
السّلام اے رحمۃٌ للعالمیں

محرمِ اسرارِ یزداں ہیں حضورؐ — موجبِ دیدارِ یزداں ہیں حضورؐ
مہبطِ انوارِ یزداں ہیں حضورؐ — دلبر و دلدارِ یزداں ہیں حضورؐ

آپؐ کی اُلفت ہے ہر دل میں مکیں
السّلام اے رحمۃٌ للعالمیں

باعثِ کون و مکاں ہیں آپؐ ہی — خاتمِ پیغمبراں ہیں آپؐ ہی
اور شفیعِ عاصیاں ہیں آپؐ ہی — رہنمائے انس و جاں ہیں آپؐ ہی

آپؐ ہی ہیں حرزِ جانِ مومنیں
السّلام اے رحمۃٌ للعالمیں

اولیاء و انبیاء و مُرسلیں — اتقیا و اصفیا و صادقیں
باصفا و باوفا و مخلصیں — رہنما و پیشوا و مومنیں

آپؐ کے گلشن کے ہیں سب خوشہ چیں
السّلام اے رحمۃٌ للعالمیں

ہے یگانہ آپؐ کا حسن و جمال — اور ہے یکتا آپؐ کا جاہ و جلال
لاجرم شاں آپؐ کی ہے بے مثال — مظہرِ ذات و صفاتِ ذوالجلال

کوئی انساں آپؐ کا ہمسر نہیں
السّلام اے رحمۃٌ للعالمیں

رحمت و رافت ہے پیغام آپؐ کا — کوثر و تسنیم ہے جام آپؐ کا
اسمِ اعظم لاجرم نام آپؐ کا — منبعِ صد خیر ہر کام آپؐ کا

آپ ہیں توحید کے حصنِ حصیں
السّلام اے رحمۃٌ للعالمیں

اپنی اُمّت پر کرم فرمائیے — جام انہیں وحدت کا پھر پلوائیے
چنگلِ ابلیس سے چھڑوائیے — حق سے ظالم کو سزا دلوائیے

تا اُبھر اُٹھے نہ پھر باطل کہیں
السّلام اے رحمۃٌ للعالمیں

پھر انہیں نورِ رسالت ہو عطا — پھر وہی ذوقِ عبادت ہو عطا
جاہ و حشمت شان و شوکت ہو عطا — دشمنوں پر فتح و نصرت ہو عطا

پھر بنیں وہ موجبِ احیائے دیں
السّلام اے رحمۃٌ للعالمیں

(محمد صدیق امرتسری۔ ربوہ)

مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کے تربیتی اجتماع کی مختصر روداد

مجالس انصار اللہ ضلع گوجرانوالہ کا تربیتی اجتماع ۹-۱۰ جون ۱۹۶۶ء بروز جمعہ۔ ہفتہ مسجد احمدیہ گوجرانوالہ شہر میں منعقد ہوا۔ جس میں مرکز کی طرف سے مکرم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے اور خاکسار شبیر احمد شامل ہوئے۔

ضلع گوجرانوالہ کی متعدد مجالس انصار اللہ کی طرف سے تقریباً ستر نمائندگان نے شرکت کی۔

پہلا اجلاس

پہلا اجلاس بعد نماز جمعہ زیر صدارت محترم قاضی محمد نذیر صاحب منعقد ہوا۔ جس تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد انصار اللہ کا عہد دوہرایا گیا۔ بعدہٗ مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم نے سورۃ العصر کا درس دیا۔ . . . .

- - - - - - - - - -

مکرم صوفی بشارت الرحمان صاحب نے "برکات خلافت" کے عنوان پر تقریر فرمائی قاضی محمد نذیر صاحب نے خلافت ثالثہ میں انصار اللہ کی ذمہ داریاں پر تقریر فرمائی۔

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس مکرم ناظم صاحب ضلع گوجرانوالہ کی صدارت میں قریباً ساڑھے آٹھ بجے شب تلاوت قرآن پاک اور نظم خوانی کے بعد شروع کیا گیا۔ محترم قاضی محمد نذیر صاحب نے حسب ذیل عنوان پر تقریر فرمائی

"آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظر میں"

آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم اور منثور کلام سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عالیشان مقام بیان فرمایا

بعدہٗ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ شب کے ساڑھے دس بجے حاضرین کو بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے مناظر بذریعہ سلائیڈز دکھلائے گئے جو تراجم قرآن مجید تعمیر مساجد اور نومسلموں کے ایمان افروز نظاروں پر مشتمل تھے۔

تیسرا اجلاس

دوسرے دن یعنی ۱۰ جون ۱۹۶۶ء کو اس اجتماع کا تیسرا اجلاس نماز تہجد اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد منعقد ہوا جس میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب نے قرآن مجید کا درس دیا۔ رہائش اور کھانے کا انتظام مجلس انصار اللہ گوجرانوالہ کے ذمہ تھا

چوتھا اجلاس

چوتھا اجلاس قریباً پونے آٹھ بجے صبح ۱۰-۶-۶۶ کو زیر صدارت مکرم مولوی احمد خان نسیم صاحب منعقد ہوا۔ سب سے پہلے صدر اجلاس نے درس حدیث دیا جس میں آپ نے آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث بابت اطاعت امام کی تشریح فرمائی۔

بعدہ محترم قاضی محمد نذیر صاحب نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں کے قیمتی ارشادات بابت تقویٰ و احسان سنائے اس کے بعد ایک نظم سنائی گئی۔ اس کے بعد چوہدری خورشید احمد صاحب ناظم ضلع نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض کے زیر عنوان پر تقریر فرمائی بعدہ قریباً نو بجے صبح خاکسار نے حسب ذیل عنوان پر تقریر کی۔

"جماعت احمدیہ کے ذریعہ روحانی انقلاب اور نومسلمین کے چند نمونے"

بعدہٗ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے نے خلافت ثالثہ کی تحریکات کے ضمن میں تعلیم القرآن۔ وقف عارضی۔ مجلس موصیان، فضل عمر فاؤنڈیشن۔ چندہ وقف جدید از اطفال اور بھوکوں کو کھانا کھلانا یہ چھ تحریکات آپ نے تفصیل سے بیان فرمائیں۔

آخری تقریر مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب ناظم ضلع گوجرانوالہ نے فرمائی جس میں آپ نے حاضرین کو خصوصاً انصار بھائیوں کو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی جملہ قیادتوں کی ہدایات سے آگاہ کیا اور انصار کو تلقین فرمائی کہ ان کی پابندی کیا کریں۔

نیز آپ نے اس تربیتی اجتماع میں شامل ہونے والوں اور تعاون کرنیوالوں کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں انصار اللہ کا عہد دہرایا گیا اور مخلصانہ دعاؤں کے ساتھ یہ تربیتی اجتماع قریباً ساڑھے دس بجے انجام پذیر ہوا۔ (خاکسار شبیر احمد)

محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ کا ذکر خیر

صغریٰ بیگم صاحبہ زوجہ میاں عبدالقیوم صاحب پراچہ سمن آباد لاہور

میری والدہ مرحومہ اہلیہ حضرت حکیم مرہم عیسیٰ صاحب رضی اللہ عنہ ۱۸۹۴ء بمقام لدھیانہ پیدا ہوئیں میرے نانا جان آغا عبدالوہاب خان صاحب لدھیانوی رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اولین صحابہ میں سے تھے اور فوج میں ایک ممتاز عہدہ پر فائز اور تمغہ یافتہ بھی تھے۔ نہایت مخلص نیک دل انسان تھے۔ طبیعت جوشیلی تھی اُن دنوں ہر طرف احمدیت کی مخالفت کا طوفان برپا تھا۔ حضرت نانا جان نے استخارہ کیا تو خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت نصیب ہوئی قادیان کی مقدس بستی اور مسجد اقصیٰ کا نظارہ بھی دکھایا گیا وہ اس خواب سے بہت متاثر ہوئے اور گھر میں سنایا کہ آنے والے حضرت امام مہدی جن کی ہمارے بزرگ مدتوں سے انتظار کر رہے تھے وہ آ گئے ہیں اسی وقت بمع اہل و عیال قادیان آ گئے اور وہی نظارہ خواب والا آنکھوں کے سامنے آ گیا۔ فوراً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پہنچکر بیعت کا شرف حاصل کیا اُس وقت والدہ مرحومہ کی عمر بارہ سال کے قریب تھی فرمایا کرتی تھیں کہ مجھے حضور کا چمکتا ہوا نورانی بارعب چہرہ دیکھنے کا شوق رہتا تھا ہم سب نے ان دنوں حضرت صاحب کے گھر میں قیام کیا تھا اور مجھے اکثر آپ کی خدمت کرنے کا موقع ملتا رہتا تھا۔ کئی بار حضور پر الہام الٰہی کا نزول ہوتے ہوئے بھی دیکھنے کی توفیق ملی اور حضور کی باتیں جو حضور گھر میں فرمایا کرتے تھے۔ بڑے غور سے سنتی اور گھر میں دوسروں کو سنایا کرتی تھی، والدہ مرحومہ فرماتی تھیں کہ میری شادی پندرہ سال کی عمر میں حکیم مرہم عیسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔ نکاح حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے پڑھا تھا۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے والد بزرگوار حکیم مرہم عیسیٰ صاحب کو بطور دولہا بنا کر اپنے گھر سے برات روانہ کی تھی اور حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنی بیٹی بنا کر رخصتانہ کی تقریب عمل میں لائی تھی اور اس طرح یہ بابرکت شادی ظہور میں آئی تھی شادی کے بعد لاہور تشریف لائیں۔ والد صاحب کی پہلی بیوی کا فوت ہو چکی تھی اور اس کے سات بچے زندہ موجود تھے لیکن ہماری والدہ کی یاد بھلا دی بفضلہ تعالیٰ ان بچوں نے بچپن سے لے کر اب تک محبت کا بہترین سلوک کیا جو ہمارے خاندان میں ایک مثال رکھتا ہے۔ والدہ مرحومہ نے اپنی یادگار آٹھ لڑکے اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ میرے تمام بھائیوں اور بہنوں پر خدا کا فضل ہے وہ سب کے سب صاحب اولاد ہیں۔ والدہ مرحومہ نہایت دیندار نیک حق گو اور نمازوں کی پابند اور اکثر قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتی تھیں اپنی تمام اولاد کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور کثرت سے دعائیں کیا کرتی تھیں۔

مرحومہ صاحب کشف و رؤیا بھی تھیں وفات سے دو دن قبل رؤیا میں دیکھا کہ والد بزرگوار حکیم مرہم عیسےٰ صاحب آئے ہیں اور اپنا تکیہ طلب کر رہے ہیں۔ میرے سب سے چھوٹے بھائی عبدالرحیم آدم اور محمد ادریس انگلینڈ میں ہیں۔ تمام خاندان کو دلی صدمہ پہنچا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کیلئے

تحریر ہے کہ سالانہ اجتماع ۱۹۶۶ء کے موقعہ پر لاہور ڈویژن کی والی بال ٹیم نے ٹرافی حاصل کی تھی بعدازاں یہ اطلاع ملنے پر کہ اس ٹیم میں شامل ہونے والی ضلع سیالکوٹ کی مجلس کی طرف سے بعض سخت بے ضابطگیاں کی گئیں تھیں۔ اطلاع ملنے پر تحقیق کی گئی تو یہ الزام درست نکلا۔ اس پر صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے یہ ٹرافی ضبط کرنے کا فیصلہ فرمایا ہے۔ اور دوئم آنے والی ٹیم (ربوہ) اس ٹرافی کی حقدار قرار دی گئی ہے۔

مہتمم صحت جسمانی
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مختلف جماعت ہائے احمدیہ میں سیرت النبی کے جلسے

خوشاب

۲۱ جون ۱۹۶۷ء کو محترم جناب مولانا احمد خان صاحب نسیم ناظر اصلاح و ارشاد کی زیر صدارت جلسہ سیرۃ النبی منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد محترم جناب مولانا احمد خان صاحب نسیم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر تقریر فرمائی۔ اس کے بعد محترم جناب گیانی واحد حسین صاحب نے بھی آنحضور کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر مختصر طور پر تقریر فرمائی۔ ½۱۱ بجے شب جلسہ دعا پر ختم ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

احمد آباد اسٹیٹ

۲۲/۶/۶۷ کو احمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مکرم مولانا محمد یار صاحب عارف منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد پہلی تقریر عبدالسلام صاحب طاہر معلم جامعہ احمدیہ نے آنحضرت صلعم کے مقام توکل پر کی۔ دوسری تقریر عبدالواحد صاحب معلم اصلاح و ارشاد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی خدائیت پر تقریر فرمائی۔

آخری تقریر مکرم مولوی محمد اکبر صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع تھرپارکر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

آپ کے آخر میں صاحب صدر نے حاضرین کو تلقین کی آپکے اخلاق حسنہ اپنے اندر پیدا کریں۔ دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

گوجرانوالہ

سیرۃ النبی کا جلسہ زیر صدارت چوہدری خورشید احمد صاحب نائب امیر ۲۱/۶/۶۷ کو ہوا۔

تلاوت و نظم کے بعد مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر فرمائیں۔ جس میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی مقررین کے اسماء مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) بابو محمد بشیر صاحب چغتائی

(۲) مکرم عبدالحمید صاحب قریشی

(۳) مکرم مولوی محمد احمد صاحب نعیم مربی سلسلہ۔

بعد دعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

سیکرٹری اصلاح و ارشاد

کوٹلی۔ آزاد کشمیر

۲۱/۶/۶۷ کو جلسہ سیرت النبی زیر صدارت صدر مقامی منعقد ہوا۔ جس میں خاکسار کے علاوہ محمود احمد مختار۔ منشی فیروز الدین ابن الاسلام اور اسلام الحق نے تقاریر کیں۔ تقاریر کے موضوعات درج ذیل تھے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سادہ زندگی۔ آپ کی عورتوں کی آزادی کے متعلق تعلیم۔ آپ کی اتباع کی برکات مسیح موعود کی نظر میں آپ کا مقام۔ اولاد تربیت کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم۔ دو گھنٹہ جلسہ جاری رہنے کے بعد دعا پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

محمد اسد اللہ قریشی (مربی سلسلہ)
کوٹلی آزاد کشمیر

چک ۶۹ رکھ گھسیٹ پور

۲۱ جون کو سیرت النبی کا جلسہ زیر صدارت مولوی خورشید احمد صاحب۔ بعد ازاں ماسٹر عبدالحمید صاحب نے تقریر کی۔ اسکے بعد ایم عبداللہ صاحب نے تقریر کی۔

آخر میں منشی رحمت اللہ صاحب نے تقریر فرمائی۔ اس کے بعد جلسہ کی کاروائی ختم ہو گئی۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

ٹنڈو غلام علی

۲۱ جون کو جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد ہوا۔ ان دوستوں نے تقاریر کیں

۱۔ صدر جلسہ حکیم محمد جمیل صدر جماعت احمدیہ ٹنڈو غلام علی

۲۔ ماسٹر عبدالقدیر صاحب

۳۔ عبدالحمید صاحب

۴۔ جمال دین

بعد دعا جلسہ برخاست ہوا

سیکرٹری اصلاح و ارشاد

احمدی نوجوانوں کو نصیحت

ارشادات عالیہ حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"تحریک جدید کے قیام سے میری یہی غرض ہے کہ چند نوجوان ایسے پیدا ہوں جو محنت کے عادی ہوں اور پھر وہ بیچ کا کام دیں اور ان کے ذریعہ ساری قوم میں یہ عادت پیدا کی جا سکے۔ اسلئے میں پھر نصیحت کرتا ہوں کہ محنت کی عادت ڈالو بیکاری کی عادت کو ترک کرو۔ فضول مجلسیں بنا کر گپیں ہانکنا اور مجرا سن کرنا چھوڑ دو حقہ اور دیگر ایسی لغو عادتوں میں وقت ضائع نہ کرو اور کوشش کرو کہ زیادہ سے زیادہ کام کر سکو۔" (الفضل ۳ر فروری ۱۹۳۶ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

سٹینوگرافر کی اسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں

۱۔ گریڈ سکیل 500/20-360-15-5-2

قابلیت کم از کم سیکنڈ کلاس میٹرک۔ شارٹ ہینڈ رفتار ۱۲۰ الفاظ فی منٹ نقل نویس۔

سٹینوگرافر گریڈ II 300-10/190-8-150

قابلیت کم از کم سیکنڈ کلاس میٹرک۔ شارٹ ہینڈ رفتار ۸۰ الفاظ فی منٹ۔ نقل نویس ۳۵ الفاظ فی منٹ۔

عمر۔ ہر دو کے لئے ۱۸ تا ۲۵ سال۔ درخواست کے ساتھ سرٹیفکیٹس کی مصدقہ نقول اور فوٹو گراف درخواست وصولی کی آخری تاریخ ۱۵/۷/۶۷ بنام سیکرٹری زرعی ترقیاتی کارپوریشن ۱۔ لٹن روڈ لاہور۔

(پ۔ ٹ ۲۸/۶/۶۷) (ناظر تعلیم)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسار کے دونوں کان بند ہوتے ایک سال ہو گیا ہے۔ اونچا بھی نہیں سن سکتا اور ڈاکٹروں کے نزدیک یہ مرض لاعلاج ہے۔ محمد اکرم شاہد مجلس خدام الاحمدیہ بمقام پوسٹ آفس چک ۲۲ میٹن آباد ضلع گجرات براستہ ملکوال۔

۲۔ میرا داہنا پاؤں اچانک زخم کی وجہ سے زیادہ خراب ہو گیا ہے (والدہ محمد شفیع)

۳۔ خاکسار کی والدہ آنکھوں کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہے۔

(عبدالکریم ولد مرزا سلطان علی صاحب مرحوم کارکن دفتر الفضل ربوہ)

۴۔ خاکسار دل کے عارضہ میں اکثر بیمار رہتا ہے۔

دین محمد دکاندار نزد مسجد احمدیہ بازار گنج مغلپورہ لاہور

۵۔ میرے بڑے بھائی ڈاکٹر محمد نذیر خان ربانی اعلیٰ تعلیم کے لئے ۲۸ جون کو انگلینڈ جا رہے ہیں (رشید الدین ولد چوہدری محمد یعقوب خان)

۶۔ قاضی عبدالحمید صاحب کا لڑکا کافی عرصہ سے بیمار ہے۔ نیز خانوادہ بعض اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

نادر موقعہ

تعطیلات موسم گرما میں انگلش کی کمی پوری کیجئے

میٹرک۔ ایف اے اور بی اے کے ایسے طلباء یا طالبات جو انگریزی میں کمزور ہیں میری خدمات سے فائدہ اٹھائیں TENSES ڈائریکٹ ان ڈائریکٹ اور PASSIVE وغیرہ گرامر کے ضروری قاعدے آسان طریق سے پڑھا کر بھرپور مشق کرائی جائے گی۔ مخلصانہ کوشش اور سچی محنت کے نتیجہ میں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کا نام ۱۹۶۰ء میں میٹرک ایف اے یا بی اے امتحان میں کامیاب ہونے والے طلباء کی فہرست میں شامل ہو سکتا ہے۔ ہمت مرداں مدد خدا۔ مزید تفصیلات کے لئے میرے مکان پر ½۶ بجے شام تشریف لائیں۔

خادم خاکسار محمد اقبال حسین بی اے بی ٹی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر
نزد مسجد دارالعلوم غربی

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئیے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئیے جائیں۔ (۳) وصیت کنندگان۔ سیکرٹریان جات مال اور سیکرٹریان جات وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۸۱۹:۔ میں امۃ العزیز زوجہ چوہدری منصور اللہ صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۵۵ ڈاک خانہ اوکاڑہ ضلع ساہیوال صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۳/۱۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ جو خاوند سے وصول کر کے غلہ منڈی ربوہ میں اس حق مہر کی رقم سے دکانات خرید کر لی ہیں۔ قطعہ نمبر ۲/۱ غلہ منڈی ربوہ میں مذکورہ قطعہ کی دکان ہیں۔ میں اپنی مذکورہ جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔

(۲) زیورات:۔

۱۔ طلائی چوڑیاں ۵ تولہ (۲) کانٹے طلائی ۱½ تولہ (۳) بٹن طلائی ایک تولہ۔ کل میزان ۷½ تولہ۔ قیمت اندازاً -/۹۰۰ روپے۔

اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔

(۳) اس کے علاوہ مجھے مندرجہ بالا جائداد کی آمد کے علاوہ محترم خاوند کی طرف سے مبلغ تیس روپے ماہوار جیب خرچ کے طور پر ملتے ہیں میں اس آمد کے جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میرا جو وفات کے بعد ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

شرط اول تین روپے پچاس پیسے،

الامۃ:۔ امۃ العزیز اہلیہ چوہدری منصور اللہ صاحب چک نمبر ۲/۵۵ ڈاک خانہ اوکاڑہ ضلع ساہیوال

گواہ شد:۔ نصر اللہ خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲/۵۵ ڈاک خانہ اوکاڑہ

گواہ شد:۔ محمد صادق بٹ۔ انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۸۸۲۰:۔ میں نظام دین ولد لیکھ خان قوم ملک ہرل پیشہ دکانداری۔ عمر ۶۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۳/۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم اپریل ۶۷ء سے نافذ کی جائے۔

العبد: نشان انگوٹھا۔ نظام الدین

گواہ شد:۔ جلال الدین ولد عبد الستار کشمیری مرحوم محلہ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ

گواہ شد:۔ سید مبارک احمد سرور۔ انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۸۸۲۱:۔ میں محمد سلیم ولد میاں نظام الدین صاحب قوم ملک ہرل پیشہ دکانداری عمر ۳۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ مارچ ۶۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت پچاس روپے ہے۔

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نیز میری وفات کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت یکم اپریل ۱۹۶۷ء سے نافذ کی جائے۔ شرط اول -/۵ روپے

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۔

العبد: محمد سلیم ولد نظام دین صاحب ربوہ

گواہ شد:۔ جلال الدین ولد عبد الستار کشمیری مرحوم دار الرحمت وسطی ربوہ گواہ شد مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۸۲۲:۔ میں کلثوم بی بی زوجہ احمد حسن صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت غربی ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۷/۱/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

آمد کوئی نہیں۔

(۱) حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ جس کا ۱/۱۰ حصہ وصول کر کے بذریعہ کوپن نمبر ۳۴۵۳۲ ۱۲۰۳۰۶۳ مبلغ یک صد روپیہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد حصہ وصیت ادا کر چکی ہوں۔

(۲) زیورات طلائی:۔

کانٹے طلائی وزنی ۱½ تولہ۔ ۲ چوڑیاں طلائی وزنی تین تولہ (۳) ہار طلائی وزنی ۲ تولہ (۴) انگوٹھی طلائی وزنی ½ تولہ کل وزن ساڑھے سات تولہ اندازاً قیمت -/۹۰۰ روپے۔ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ:۔ کلثوم بی بی زوجہ احمد حسن صاحب محلہ دار الرحمت غربی۔ ربوہ۔

گواہ شد: محمد صادق بٹ انسپکٹر وصایا۔ ربوہ۔

گواہ شد:۔ کیپٹن محمد سعید صدر محلہ دار الرحمت غربی ربوہ

گواہ شد: ٹھیکیدار علم دین والد موصیہ محلہ دار الرحمت غربی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ۔

ٹیلیویژن اور بیرونی ممالک میں رہنے والے احباب!

پاکستان میں ٹیلیویژن کی مقبولیت کی بدولت بیرونی ممالک سے پاکستان آنے ہوئے تمام لوگ ٹیلیویژن ساتھ لے کر آ رہے ہیں۔

مناسب معلومات نہ ہونے کی وجہ سے اکثر لوگ ایسے سیٹ لے آتے ہیں جو پاکستان میں کام نہیں کرتے۔ جو صحیح قسم کے ٹیلیویژن سیٹ لاتے ہیں ان کی قیمت بہت زیادہ ادا کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے اب پاکستان آنے سے قبل ہم سے ضرور رابطہ قائم کریں۔ ہم براہ راست انگلینڈ اور جرمنی کی فیکٹریوں سے ٹیلیویژن سیٹوں کی SHIPMENT کا بندوبست EXPORT PRICES پر کرتے ہیں۔

Farooqs
THE TELEVISION SPECIALISTS
3/E گلبرگ مارکیٹ۔ لاہور۔ پاکستان۔ فون نمبر 8

ضرورت مزارعہ

بیس ایکڑ اراضی نہری جس پر ٹیوب ویل لگا ہوا ہے۔ آئندہ فصل خریف ۶۸ء میں دو مزارعوں کی ضرورت ہے بموجب قانون حصہ اور رہائش کے لئے مکان دیا جائے گا۔ احمدی احباب پریذیڈنٹ کی تصدیق سے خط و کتابت فرمائیں۔

دیانت محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۲۷۸ گ ب شیر کا ڈاک خانہ ۲۳۰ گ ب براستہ جڑانوالہ تحصیل لائلپور ضلع لائلپور

ضروری اعلان

ماہ جون ۱۹۶۷ء کے بل ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دئیے گئے ہیں۔ ان بلوں کی رقم ۱۰ جولائی ۱۹۶۷ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیے۔ جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقوم ۱۰ جولائی تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(مینیجر)

ریڈیو وغیرہ کی مرمت کے لئے

اب لائلپور یا لاہور جانے کی ضرورت نہیں

ربوہ میں ریڈیو، ٹرانسسٹر، ٹیپ ریکارڈر، ریڈیوگرام، ایمپلی فائر۔ بجلی کی استری اور پنکھوں کی تسلی بخش مرمت کے لئے ہمارے چھ سالہ تجربہ سے فائدہ اٹھائیں۔

کراچی ریڈیو سروس نزد مسجد مبارک گولبازار ربوہ

اللہ تعالیٰ سزا دینے میں دھیما ہے وہ بے انتہا شفقت اور رحمت کا معاملہ کرتا ہے

مگر افسوس لوگ پھر بھی اُسکی رحمت سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور غفلت سے کام لیتے ہیں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سزا اور عذاب کے خدائی قانون اور اسکی تفصیلات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"قرآن کریم نے صرف یہی نہیں بتایا کہ مجرم قوم اس تے عذاب کا شکار ہوا کرتی ہے۔ بلکہ اس نے اس مضمون کو بھی بیان کیا ہے کہ وہ سزا دیتے وقت کن امور کو ملحوظ رکھا کرتا ہے۔ تاکہ اُس کی سزا کو ظلم قرار نہ دیا جا سکے۔ چنانچہ قرآن کریم کے مطالعہ سے پہلی بات تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر فعل کے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کیا کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔

وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ (اعراف ع۱)

اس دن تمام اعمال کا وزن کرنا ایک ثابت شدہ حقیقت ہے۔ انسانوں کی تو یہ کیفیت ہوتی ہے کہ اگر وہ کسی سے اڑتی ہوئی خبر بھی سن لیں کہ فلاں شخص نے چوری کی ہے تو اسے فوراً چور سمجھنے لگ جاتے ہیں اور تحقیق کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتے مگر اللہ تعالیٰ سزا دیتے وقت یہ بھی ملحوظ رکھتا ہے کہ اس نے یہ فعل کن حالات میں کیا ہے اور کتنی سزا کا مستحق ہے۔

دوسری بات اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ جس کا جرم ہو صرف اسی کو پکڑا جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ دوسروں کے جرائم کے بدلہ میں ایک غیر مجرم کو سزا دی جائے۔ بلکہ جس کا قصور ہو صرف اسی کو سزا دی جاتی ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے

وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ (انعام ع۲۰)

کوئی بوجھ اٹھانے والی ہستی کسی دوسری ہستی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی۔ یعنی وہ شخص جو خود ہی اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہو۔ کسی دوسرے کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ پس سزا صرف مجرم کو دی جاتی ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ اس کا بوجھ کسی دوسرے پر ڈال دیا جائے۔ یہی مضمون اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بھی بیان فرمایا ہے

لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا (البقرۃ ع۶)

یعنی کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا سزا میں قائمقام نہیں بن سکے گا۔

تیسری بات اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ جتنا کسی کا جرم ہو اتنی ہی اسے سزا دی جاتی ہے۔ یہ نہیں ہوتا کہ جرم تو تھوڑا ہو اور سزا زیادہ ہو۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا (شوریٰ ع۴) یعنی بدی کی سزا اتنی ہی دی جاتی ہے جتنا کہ جرم ہو۔ اور دونوں کے تناسب کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔

چوتھی بات اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ سزا دینے سے پہلے یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ کس نے نیک کام کون کون سے کئے ہیں۔ اور اگر کسی کے نیک اعمال زیادہ ہوں تو سزا معاف کر دی جاتی ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (اعراف ع۱) جن کے وزن بھاری ہوں گے یعنی جن کے اعمال نیک اُن کے اعمال بد سے بڑھ کر ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں اپنے عفو کی چادر میں لے لے گا۔ اور ان کے گناہوں سے درگزر فرمائے گا۔

پانچویں بات اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ سزا کا فیصلہ کرتے وقت کوئی سفارش قبول نہیں کی جاتی چنانچہ وہ فرماتا ہے وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ (البقرۃ ع۶) کوئی شفاعت اور سفارش کسی جان کی طرف سے قبول نہیں کی جاتی۔

چھٹی بات اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ سزا دیتے وقت اُس کے رحم کا پہلو ہمیشہ غالب ہوتا ہے اور وہ کبھی کسی مجرم کو انتہائی سزا نہیں دیتا۔ بلکہ جب بھی سزا دیتا ہے اس کے جرم سے کم دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے۔

رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (اعراف ع۱۹)

یعنی میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ اور ہر چیز میں اس کی طرف سے آنے والی سزا اور عذاب بھی شامل ہے۔

اس تفصیل سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سزا دینے میں کتنا دھیما ہے۔ اور وہ اپنے بندوں سے کتنی شفقت اور رحمت کا معاملہ کرتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ لوگ پھر بھی اس کی رحمت سے فائدہ نہیں اٹھاتے وہ ان کی طرف اپنی محبت کا ہاتھ بڑھاتا ہے مگر نادان انسان اس کے ہاتھ کو ٹھکرا دیتا اور آخر اپنی ہی بد اعمالیوں کے چکر میں پھنس کر عذاب کا شکار ہو جاتا ہے۔" (تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ ۲ صفحہ ۳۱-۳۴)

احمدیہ مشن لندن میں لائبیریا کے صدر مملکت کی تشریف آوری

امام صاحب مسجد لندن کی طرف سے صدر موصوف کے اعزاز میں ضیافت کا اہتمام

لندن (بذریعہ تار) امام مسجد لندن مکرم بشیر احمد صاحب رفیق نے مورخہ ۲۵ جون کو لائبیریا کے صدر مملکت مسٹر طب مین کے اعزاز میں ایک ضیافت کا اہتمام کیا جس میں صدر موصوف کے علاوہ برطانیہ میں لائبیریا کے سفیر اور لائبیریا کے متعدد دوسرے سربرآوردہ حضرات نے شرکت کی۔ صدر موصوف ان دنوں برطانیہ کے دورے پر آئے ہوئے تھے۔

مکرم امام صاحب نے اپنی استقبالیہ تقریر میں صدر موصوف کی ان مساعی اور خدمات کو سراہا جو وہ اپنے ملک کو شاہراہ ترقی پر گامزن کرنے کے سلسلہ میں بجا لا رہے ہیں۔ اس موقع پر مکرم امام صاحب نے صدر موصوف کو قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کا ایک نسخہ بھی تحفہ کے طور پر پیش کیا جسے انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔ صدر موصوف نے اپنی جوابی تقریر میں جماعت احمدیہ کی مساعی کی تعریف کی جو وہ تبلیغ اسلام کے ضمن میں دنیا کے دوسرے ممالک اور خود لائبیریا میں کر رہی ہے۔

صدر موصوف نے مسجد فضل کو اندر سے دیکھا۔ نیز انہوں نے مشن ہاؤس کا بھی معائنہ کیا لائبیریا کی ٹیلیویژن سروس نے اس تقریب کو ریکارڈ کیا۔

کل ربوہ میں قریباً سارا دن بجلی کی رَو بند رہی!

ربوہ ۴ جولائی - کل ربوہ میں قریباً سارا دن ہی بجلی کی رو بند رہی۔ درمیان میں نہایت مختصر وقفہ کے لئے کبھی کبھی بجلی کی رَو آ جاتی تھی۔ کل دن کے وقت معمول سے بہت زیادہ گرمی تھی اس لئے بجلی کے مسلسل کئی گھنٹے تک بند رہنے سے اہل شہر کو شدید تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ صورت حال بہت مایوس کن ہے۔ کیا ہم توقع رکھیں کہ متعلقہ محکمہ اصلاح احوال کی طرف متوجہ ہوگا۔

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

جنرل اسمبلی میں رائے شماری ملتوی۔

نیویارک ۴ جولائی۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں مشرق وسطیٰ کی صورت حال کے متعلق قراردادوں پر رائے شماری آج شام تک ملتوی کر دی گئی ہے۔ در ایں اثنا متضاد قراردادیں پیش کرنے والے ملکوں کے درمیان نجی سطح پر مشورے جاری ہیں۔

جنرل اسمبلی میں پیرزادہ کی تقریر۔

نیویارک ۴ جولائی۔ وزیر خارجہ پاکستان جناب شریف الدین پیرزادہ نے کل پھر جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے اپنے اس مطالبہ کو دہرایا کہ اسرائیل عربوں کے مقبوضہ علاقوں سے اپنی فوجیں فوری اور غیر مشروط طور پر ہٹا لے۔ انہوں نے کہا مشرق وسطیٰ میں کسی بھی پر امن سمجھوتہ کے لئے کم سے کم جو شرط ہو سکتی ہے وہ یہی ہے کہ اسرائیل پہلے بلا تاخیر اور بغیر کسی شرط کے اپنی فوجیں ہٹائے۔ جب تک عربوں کے علاقوں میں اسرائیلی فوج موجود رہے گی۔ اس وقت تک دوبارہ جنگ چھڑنے کا سنگین خطرہ موجود رہے گا۔ انہوں نے کہا چھوٹے ملک اس آس لگائے بیٹھے ہیں کہ اقوام متحدہ ان اصولوں کو قائم اور زندہ رکھے گی۔ جن میں تمام ملکوں کو علاقائی سالمیت اور آزادی کی ضمانت دی گئی ہے اقوام متحدہ کا فرض ہے کہ وہ علاقائی سالمیت کی ضمانت پوری کرے۔ انہوں نے اپیل کی کہ جنرل اسمبلی اس قرارداد کو منظور کر لے جو یوگوسلاویہ اور پاکستان اور کئی دوسرے ملکوں نے مشترکہ طور پر پیش کی ہے

یوگوسلاوی قرارداد کی حمایت!

نیویارک ۴ جولائی۔ کل جنرل اسمبلی میں روس اور فرانس کے نمائندوں نے یوگوسلاویہ اور پاکستان سمیت متعدد دوسرے ملکوں کی پیش کردہ قرارداد کی حمایت کی۔ امریکی نمائندے مسٹر گولڈ برگ نے کہا میں جنوبی امریکہ کے ملکوں کی قرارداد کے حق میں ووٹ دوں گا جس میں کہا گیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے مستقل حل کے ساتھ ساتھ فوجوں کی واپسی نہیں ہونی چاہیئے!"

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴